بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

حرفِ اوّل

سند اور ڈگری کی تازہ کشمکش

سند اور ڈگری کی باہمی کشمکش کو پاک و ہند کے تناظر میں، عرف عام میں علی گڑھ اور دیو بند کی آویزش کہا جاتا ہے، لیکن پاکستان میں گزشتہ ہفتے پشاور سے سند اور ڈگری کی تازہ کشمکش کی جو خبر آئی ہے، یہ اربابِ اقتدار کی سوچی سمجھی سیاسی چال اور ذہنی پراگندگی کی سازش معلوم ہوتی ہے۔

خبر یوں ہے کہ پشاور ہائی کورٹ کے الیکشن ٹریبونل نے مسلم لیگ (قاف) گروپ کے مرکزی سینئر نائب صدر اور سابق وفاقی وزیر افتخار حسین گیلانی کی انتخابی عذرداری کو منظور کرتے ہوئے کوہاٹ سے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے ۱۴ سے ''متحدہ مجلس عمل'' کے رکن مفتی ابرار سلطان کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ گیلانی صاحب نے موقف اختیار کیا تھا کہ ان کے مدمقابل مفتی ابرار سلطان قومی اسمبلی کی رکنیت کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کی شرط پر پورا نہیں اترتے اور انہوں نے اپنے کاغذات نامزدگی میں دینی تعلیم کی جو اسناد پیش کی ہیں، وہ گریجویشن کی ڈگری کے برابر نہیں ہے۔ دوسری طرف مفتی صاحب کے وکیل نے کہا کہ اسناد بالکل ٹھیک ہیں۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ان اسناد کو ایم اے کی ڈگری کے مساوی قرار دے رکھا ہے اور یہ پی ایچ ڈی کے حصول تک میں کارآمد ہیں۔ مفتی صاحب کی یہ اسناد کاغذاتِ نامزدگی داخل کرتے وقت جانچ پڑتال کے عمل سے گزری تھیں اور ان کے جائز ہونے کی صورت ہی میں مفتی صاحب کو الیکشن کمیشن نے انتخاب لڑنے کی اجازت دی تھی۔

الیکشن میں کامیابی اور فریق مخالف افتخار حسین گیلانی کو شکست دینے کے آٹھ ماہ کے بعد ان کی سند کو گریجویشن کی ڈگری سے کمتر قرار دینا ایک ایسا فیصلہ ہے جو قوم کو شک وشبہ میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس فیصلے سے سیاسی فضا جو پہلے ہی مکدر چلی آ رہی تھی، مزید خراب اور تشویش ناک ہو سکتی ہے۔ گیلانی صاحب کی انتخابی عذرداری تو انفرادی نوعیت کی تھی، جبکہ اسی نوعیت کا ایک مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ''متحدہ مجلس عمل'' کے ۲۸ منتخب ارکان قومی اسمبلی اور سینٹ کے سات ارکان کو قومی اسمبلی اور سینٹ کے ذریعے سپریم کورٹ کے سامنے حاضر ہونے کے نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ مفتی ابرار سلطان صاحب نے اپنی نااہلی کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے اور تازہ ترین خبروں کے مطابق چیف جسٹس نے ابتدائی سماعت کے بعد اس فیصلے کو معطل کر دیا ہے۔ اس مقدمہ کی باقاعدہ سماعت ستمبر کے دوسرے ہفتے میں شروع ہو گی اور اس کیس کو بھی متحدہ مجلس عمل کے دیگر ارکان کی اسناد کو چیلنج کرنے والے کیس کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔

حکومت کو یہ بات بہرحال پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ''متحدہ مجلس عمل'' ایک سیاسی حقیقت اور دینی علوم کی ''سند'' سرکاری طور پر منظور شدہ قانونی حقیقت ہے، جسے محض امریکہ کی خوشنودی کے لئے سیاسی انتقام کا نشانہ بنانا دانش مندی نہیں۔ ○○